باہمی لین دین کے معاملات

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ قُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِیۡدًا۔(الاحزاب:71)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صاف سیدھی بات کیا کرو۔

وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِیۡثَاقَ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ لَا تَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا اللّٰہَ وَ بِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا وَّذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰکِیۡنِ وَ قُوۡلُوۡا لِلنَّاسِ حُسۡنًا وَّ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ ثُمَّ تَوَلَّیۡتُمۡ اِلَّا قَلِیۡلًا مِّنۡکُمۡ وَ اَنۡتُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ۔(البقرۃ:84)

اور جب ہم نے بنی اسرائیل کا میثاق (ان سے) لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرو گے اور والدین سے احسان کا سلوک کرو گے اور قریبی رشتہ داروں سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے بھی۔اور لوگوں سے نیک بات کہا کرو اور نماز کو قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو۔اس کے باوجود تم میں سے چند کے سوا تم سب (اس عہد سے) پھر گئے۔اور تم اعراض رکھنے والے تھے۔

اَوۡفُوا الۡکَیۡلَ وَلَا تَکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُخۡسِرِیۡنَ۔وَزِنُوۡا بِالۡقِسۡطَاسِ الۡمُسۡتَقِیۡمِ۔وَ لَا تَبۡخَسُوا النَّاسَ اَشۡیَآءَھُمۡ وَ لَا تَعۡثَوۡا فِی الۡاَرۡضِ مُفۡسِدِیۡنَ۔(الشعرائ:182تا184)

پورا پورا ماپ تولو اور ان میں سے نہ بنو جو کم کرکے دیتے ہیں۔اور سیدھی ڈنڈی سے تولا کرو۔اور لوگوں کے مال ان کو کم کر کے نہ دیا کرو اور زمین میں فسادی بن کر بدامنی نہ پھیلاتے پھرو۔

عَنۡ اَبِی الۡیُسۡرِ صَاحِبَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ مَنۡ اَحَبَّ اَنۡ یُّظِلَّہٗ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فِیۡ ظِلِّہٖ فَلۡیُنۡظِرِ الۡمُعۡسِرَ اَوۡ لِیَضَعۡ عَنۡہُ۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 427 مطبوعہ بیروت)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابو یُسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے اپنے سایہ میں جگہ دے تو اُسے چاہئے کہ وہ تنگدست (مقروض) کو مہلت دے یا اسے (قرض) معاف کر دے۔

مُحَارِب بِن دِثار روایت کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ نے میرا قرض ادا کرنا تھا۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے مجھے میری رقم ادا فرمائی اور میری رقم سے زائد بھی عنایت فرمایا۔

(سنن ابی داؤد کتاب البیوع باب فی حسن القضائ۔حدیث نمبر ۳۳۴۵)

سائب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز مجھے نبی ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا۔مجھے آنحضور ﷺ کے پاس عثمان بن عفانؓ لائے تھے۔صحابہ میری تعریفیں کرنے لگے۔راوی کہتے ہیں اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔اس کے بارہ میں مجھے نہ بتائو۔یہ زمانہ جاہلیت میں میرا دوست تھا۔

سائب کہتے ہیں یہ سن کر میں نے عرض کی۔ہاں یا رسول اللہ! میں آپ کا دوست تھا۔آپ کتنے اچھے ساتھی تھے۔

راوی کہتے ہیں یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔اے سائب! اپنے ان اخلاق کو مدنظر رکھو جو تم زمانہ جاہلیت میں بجا لاتے تھے۔اب تم اسلام قبول کرنے کے بعد بھی وہ بجالایا کرو۔مہمان نوازی کرو۔ یتیموں سے اکرام کا سلوک کرو۔ اور اپنے ہمسایہ سے احسان کا معاملہ کرو۔

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابۃ۔الجزء الثانی زیر لفظ سائب بن عبداللہ ومسند احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۴۲۵ مطبوعہ بیروت)

حضرت سلمہ بن اَکْوَع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا اور نماز جنازہ پڑھنے کی درخواست کی گئی۔آپؐ نے پوچھا اس کے ذمّہ قرض ادا کرنا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا نہیں۔ (پھر) پوچھا ' کیا اس نے کچھ ترکہ چھوڑا ہے؟ جواب دیا گیا کہ نہیں۔آپؐ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔

پھر ایک اور جنازہ لایا گیا اور صحابہؓ نے درخواست کی یا رسول اللہ!اس کی نماز جنازہ پڑھیں۔آپؐ نے پوچھا کیا اس کے ذمّہ قرض ادا کرنا ہے؟ عرض کیا گیا ہاں! (پھر) پوچھا کیا اس نے کوئی چیز ترکہ میں چھوڑی ہے؟ عرض کیا تین دینار۔آپؐ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔پھر تیسرا جنازہ لایا گیا صحابہؓ نے عرض کیا (حضور) اس کی نماز جنازہ پڑھادیں۔آپؐ نے دریافت فرمایا کیا اس نے کوئی چیز (ترکہ میں) چھوڑی ہے صحابہؓ نے کہا نہیں۔پھر دریافت کیا۔کیا اس کے ذمّہ کوئی قرض ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا تین دینار ہیں۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا اپنے ساتھی کی نماز جنازہ

پڑھو۔اَ بُوقَتَادَہ نے عرض کی یارسول اللہ! آپ اس کا جنازہ پڑھادیں۔اس کا قرض میرے ذمّہ ہے۔اس پر آنحضور ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔

(بخاری کتاب الحوالۃ باب ان احال دین المیت علی رجل جاز)

ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے ایک سال کا اونٹ لینا تھا وہ آیا اور تقاضا کرنے لگا۔آپ ﷺنے فرمایا۔اسے دے دو۔پس انہوں نے اس (اونٹ طلب کرنے والے کے تقاضا کے مطابق) کا اونٹ تلاش کیا مگر نہ پایا البتہ اس (کے اونٹ) سے بڑی عمر کا اونٹ پایا۔آپؐ نے فرمایا۔اس کو دے دو۔اس پر اس نے کہا آپ نے میرا قرض بہتر طور پر پورا کیا اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر دے۔آپؐ نے فرمایا۔تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرض ادا کرنے کے لحاظ سے بہتر ہو۔

(بخاری کتاب الوکالۃ باب و کالۃ الشاھد و الغائب جائزۃ...)

حضرت عِمران بن حُصَین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺنے فرمایا جس شخص نے کسی سے قرض کی رقم لینی ہو اگر وہ اس کو مقررہ میعاد گزرنے کے بعد بھی مہلت دیتا ہے تو ہر وہ دن جو مہلت کا گزرتا ہے وہ اس کے لئے صدقہ ہو گا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 442 مطبوعہ بیروت)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی دعا قبول ہو اور اس کی تکلیف دور ہو جائے تو اسے چاہئے کہ وہ تنگدست مقروض کو سہولت دے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 23 مطبوعہ بیروت)

حضرت عثمان بن عَفَّان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے شخص کو جنت میں داخل کیا جو خریدتے وقت اور بیچتے وقت ' قرض دیتے وقت اور قرض کا تقاضا کرتے وقت آسانی پیدا کرتا تھا۔

(سنن نسائی کتاب البیوع حسن المعاملۃ و الرفق فی المطالبۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس سے خیانت نہیں کرتا اور نہ وہ اس سے جھوٹ بولتا ہے اور نہ اسے رسوا کرتا ہے۔ہر مسلمان کی عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔اس کا مال حرام ہے اور اس کا خون حرام ہے۔(اور دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) تقویٰ یہاں ہے۔ کسی شخص کے برا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔

(ترمذی کتاب البرو الصلۃ۔باب ماجاء فی شفقۃ المسلم علی المسلم)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: چار ایسی علامتیں ہیں کہ جس میں وہ ہوں وہ پکا منافق ہو گا۔اور جس میں ان میں سے ایک ہو اس میں ایک خصلت نفاق کی ہو گی سوائے اس کے کہ وہ اسے چھوڑ دے۔وہ چار باتیں یہ ہیں۔

جب اسے امین بنایا جائے تو وہ خیانت کرتا ہے۔

جب بات کرے تو جھوٹ بولتا ہے۔

جب کسی سے معاہدہ کرے تو بے وفائی کرتا ہے۔

اور جب کسی سے جھگڑ پڑے تو گالی گلوچ پر اتر آتا ہے۔

(مسلم کتاب الایمان۔باب بیان خصال المنافق)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے اور قماربازی سے۔بدنظری سے اور خیانت سے۔رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔...... ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔جو شخص اس عہد کو جو اس نے بیعت کے وقت کیا تھا کسی پہلو سے توڑتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔۔"

(کشتی نوح۔روحانی خزائن جلد19 صفحہ19-18)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں

”خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے چنانچہ لِبَاسُ التَّقْویٰ قرآن شریف کا لفظ ہے۔یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے یعنی اُن کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تابمقدور کاربند ہو جائے۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔روحانی خزائن جلد 21صفحہ210)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”شرع میں سُود کی یہ تعریف ہے کہ ایک شخص اپنے فائدے کے لئے دوسرے کو روپیہ قرض دیتا ہے اور فائدہ مقرر کرتا ہے۔یہ تعریف جہاں صادق آوے گی وہ سُود کہلاوے گا۔لیکن جس نے روپیہ لیا ہے اگر وہ وعدہ وعید تو کچھ نہیں کرتا اور اپنی طرف سے زیادہ دیتا ہے اور دینے والا اس نیت سے نہیں دیتا کہ سُود ہے تو وہ بھی سُود میں داخل نہیں ہے وہ بادشاہ کی طرف سے احسان ہے۔پیغمبر خدا نے کسی سے ایسا قرضہ نہیں لیا کہ ادائیگی کے وقت اُسے کچھ نہ کچھ ضرور زیادہ (نہ) دے دیا ہو۔یہ خیال رہنا چاہئے کہ اپنی خواہش نہ ہو۔خواہش کے برخلاف جو زیادہ ملتا ہے وہ سُود میں داخل نہیں ہے۔“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ167-166۔مطبوعہ ربوہ)

سیدناحضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

” صحابہ کرام دوسرے کے حق کو خوب یاد رکھتے تھے۔روایات میں آتا ہے کہ ایک گھوڑا ایک صحابی بیچنے لگے اور اس کی قیمت انہوں نے مثلاً دو ہزار مقرر کی۔دوسری طرف جو صحابی خریدار تھے وہ چار ہزار بتاتے تھے۔اور ان میں اسی بات پر جھگڑا تھا۔کہ مالک کم قیمت بتاتا اور خریدار زیادہ دیتا۔تو مومن کا طریق یہ ہے کہ وہ دوسرے کے حقوق کا بہت

خیال رکھتا ہے۔جب دوسرے کے حقوق کا خیال لازمی ہے اور بددیانتی منع ہے تو مومن کے لئے کس قدر لازمی ہے کہ وہ ہوشیاری اور چستی سے کام لے۔"

(خطبات محمود جلد7 صفحہ310 فرمودہ 23 جون 1922 ئ)